International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 02, July-Sep 2024
pp: 373-382

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

خلافتِ راشدہ: اسلامی تاریخ کے سنہری دور کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Khilāfah Rāshidah: A Research-Based and Analytical Study of the Golden Era in Islamic History

1. ***Rafi Ullah (Corresponding Author)***
   MPhil Scholar, Qurtuba University of Science and Information Technology, Peshawar, Pakistan.
2. ***Muhammad Nawaz***
   MPhil Scholar, Qurtuba University of Science and Information Technology, Peshawar, Pakistan.
3. ***Rahmanullah***
   MPhil Scholar, Qurtuba University of Science and Information Technology, Peshawar Pakistan.

Abstract

The Khilāfah Rāshidah (Rightly Guided Caliphate) is recognized as the golden era of Islamic history, providing a foundational model of leadership, governance, and social justice rooted in Qur'ānic principles and the Sunnah of the Prophet Muḥammad (ﷺ). This study critically analyzes the system of Khilāfah Rāshidah, focusing on its establishment, guiding principles, and administrative practices. Beginning with the succession of Abū Bakr al-Ṣiddīq (RA) and followed by ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb (RA), ʿUthmān ibn ʿAffān (RA), and ʿAlī ibn Abī Ṭālib (RA), the era embodied consultative governance (shūrā), accountability, social equity, and commitment to public welfare. The paper highlights how the caliphs maintained justice, ensured the equitable distribution of wealth, and implemented reforms in administration, economy, and defense, while safeguarding moral and spiritual integrity. The research further examines the challenges faced by the caliphate, such as internal divisions, political conspiracies, and expansion-related complexities, analyzing how these were addressed with wisdom and adherence to Islamic teachings. By studying these dynamics, the paper underscores that the Khilāfah Rāshidah was more than a political structure; it was a holistic system integrating faith, governance, and social responsibility. Its enduring relevance is evident in contemporary debates on Islamic political thought, good governance, and social justice. This study argues that the values of fairness, accountability, and consultation embedded in the Khilāfah Rāshidah offer timeless lessons for modern societies seeking ethical and just governance systems.

Keywords: *Khilāfah Rāshidah, Islamic governance, justice, consultation, social welfare, accountability*

تعارف موضوع

خلافتِ راشدہ اسلامی تاریخ کا وہ سنہری دور ہے جو عدل، مساوات، دیانت اور شوریٰ پر مبنی نظامِ حکومت کی بہترین مثال پیش کرتا ہے۔ یہ خلافت نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور سے شروع ہوئی اور حضرت علیؓ تک جاری رہی۔ ان چاروں خلفاء راشدین نے نہ صرف قرآن و سنت کی روشنی میں حکومت کے اصول مرتب کیے بلکہ عملی طور پر ایسے اقدامات کیے جنہوں نے اسلامی ریاست کو استحکام، وسعت اور انصاف

فراہم کیا۔ اس دور میں حکمران اور رعایا کے درمیان جواب دہی اور احتساب کا ایک منفرد رشتہ قائم تھا، اور شوریٰ کے ذریعے اجتماعی فیصلے کیے جاتے تھے۔ معاشرتی انصاف، غربت کے خاتمے، بیت المال کی منصفانہ تقسیم، اور عوامی بہبود کے اقدامات نے خلافتِ راشدہ کے دور کو ایک ایسا نمونہ بنایا جس پر آج بھی عمل پیرا ہونا امتِ مسلمہ کے لیے باعثِ فلاح ثابت ہو سکتا ہے۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد خلافتِ راشدہ کے نظام کو علمی اور تجزیاتی انداز میں پیش کرنا ہے تاکہ اس دور کی خصوصیات، اس کے چیلنجز اور اس کی عصری معنویت کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

خلافتِ راشدہ اسلامی تاریخ کا دور

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات (632ء) کے بعد شروع ہوا اور 661ء تک جاری رہا۔ اس دور میں چار خلفاء حکمران رہے، جنہیں "خلفائے راشدین" کہا جاتا ہے۔ ان خلفاء کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی دیانت، عدل اور اسلامی اصولوں کی پاسداری کے باعث "راشدین" (ہدایت یافتہ) کہا جاتا ہے۔

خلفائے راشدین کے نام اور ادوارِ خلافت

حضرت ابو بکر صدیقؓ (632ء–634ء) پہلے خلیفہ اور نبی کریمؐ کے قریبی ساتھی،

مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف کارروائی

فتنۂ ارتداد کا خاتمہ، قرآن کو جمع کروانے کا اہتمام، فارس اور روم کے خلاف ابتدائی فتوحات

حضرت عمر بن خطابؓ (634ء–644ء)

اسلامی سلطنت کو وسعت دی،

شام، مصر، ایران اور عراق کو فتح کیا، عدل و انصاف کی بہترین مثالیں قائم کیں،

نئے انتظامی اور حکومتی ڈھانچے متعارف کرائے، قرآن کی کتابت اور اس کی ایک مستند قرأت کو عام کیا

بحریہ (نیوی) کی بنیاد رکھی۔

اسلامی سلطنت کو مزید وسعت دی، 656ء میں ایک فتنے کے نتیجے میں شہید ہوئے

.4 حضرت علی بن ابی طالبؓ (656ء–661ء)

کئی داخلی چیلنجز کا سامنا کیا

جنگ جمل اور جنگ صفین جیسے بڑے معرکے پیش آئے، خلافت کا مرکز مدینہ سے کوفہ منتقل کیا

661ء میں خوارج کے ایک حملے میں شہید ہوئے۔

خلافتِ راشدہ کی خصوصیات

شورائی نظامِ حکومت

عدل و انصاف کی اعلیٰ مثالیں، اسلامی اصولوں پر سختی سے عمل، عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود

حکمرانوں کی سادگی اور زہد

یہ دور اسلامی تاریخ کا سنہری دور سمجھا جاتا ہے، جس میں حکومت کو عدل، مساوات، دیانت داری اور اسلامی تعلیمات کے مطابق چلایا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ (573ء–634ء) اسلام کے پہلے خلیفہ تھے۔ آپ کا دورِ خلافت 632ء سے 634ء تک تقریباً دو سال، تین ماہ اور دس دن جاری رہا۔ اگرچہ یہ مختصر دور تھا، لیکن اس میں اسلام کو درپیش کئی بڑے چیلنجز کا سامنا کیا گیا اور ان کا کامیابی سے حل نکالا گیا۔

انتخابِ خلافت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین اور انصار کے مابین مشاورت ہوئی، جس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اتفاقِ رائے سے خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپ کو نبی کریمؐ کا قریبی ساتھی، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں شامل ہونے اور دیانت و شرافت کی وجہ سے سب سے زیادہ موزوں سمجھا گیا۔

فتنۂ ارتداد اور جھوٹے نبیوں کے خلاف جنگیں

نبی کریمؐ کی وفات کے بعد عرب میں کئی قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا، اور کچھ نے اسلام سے بغاوت کر دی۔ بعض لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے بھی کیے، جن میں مسلیمہ کذاب، سجاح، طلیحہ اسدی اور اسود عنسی شامل تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے سختی سے ان فتنوں کو کچلا اور پورے عرب کو دوبارہ اسلام کے زیرِ سایہ لے آئے۔

مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف کارروائی

بعض قبائل کا خیال تھا کہ زکوٰۃ صرف نبی کریمؐ کی حیات میں فرض تھی اور اب انہیں ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا "خدا کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے، جو وہ نبی کریمؐ کے زمانے میں دیتے تھے، تو میں ان سے جنگ کروں گا۔"

آپ کی اس مضبوط پالیسی نے اسلامی معیشت کو بچا لیا اور زکوٰۃ کا نظام مستحکم رہا۔

مسلیمہ کذاب کے خلاف جنگ (جنگِ یمامہ)

مسلیمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اس کے پیروکاروں نے اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت کر دی۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کیا، جس نے شدید جنگ کے بعد یمامہ میں مسلیمہ کذاب کو قتل کیا اور اس کی بغاوت کا خاتمہ کیا۔

جمعِ قرآن کا آغاز

جنگِ یمامہ میں کئی حفاظِ قرآن شہید ہو گئے، جس سے خطرہ پیدا ہوا کہ اگر حفاظ کم ہوتے گئے تو قرآن مجید کی حفاظت کیسے ہو گی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے مشورے پر، حضرت ابو بکرؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی، جس نے قرآن کو تحریری شکل میں مرتب کیا۔ یہ وہی نسخہ تھا جو بعد میں حضرت عثمانؓ کے دور میں مزید عام کیا گیا۔

روم اور فارس کے خلاف فتوحات

حضرت ابو بکرؓ کے دور میں اسلامی لشکر رومی سلطنت اور ساسانی (فارس) سلطنت کے خلاف بھی میدان میں اترا شام میں اسلامی فوج نے کئی علاقے فتح کیے۔ عراق میں حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں ساسانی فوج کو شکست دی گئی۔

نظامِ خلافت اور عدل و انصاف

آپ نے اسلامی حکومت کو خلفائے راشدین کے شورائی نظام پر قائم رکھا۔ بیت المال کا قیام عمل میں آیا، جہاں سے مستحقین کو مدد دی جاتی تھی۔ آپ انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے اور اپنے ذاتی اخراجات کے لیے بیت المال سے معمولی تنخواہ لیتے تھے۔

وفات

حضرت ابو بکر صدیقؓ 22 جمادی الثانی 13 ہجری (634ء) کو مدینہ منورہ میں بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ وفات سے پہلے، صحابہ کی مشاورت سے آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کو اگلا خلیفہ نامزد کیا۔

نتائج اور اثرات

اسلامی ریاست کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں، عرب میں اسلامی اقتدار کو پھر سے مستحکم کیا۔

اسلامی خلافت کو ایک مضبوط نظامِ حکومت عطا کیا، جو خلفائے راشدین میں آگے چل کر مزید ترقی کرتا گیا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کو صبر، استقلال، عدل، اور دین کی خدمت کی ایک اعلیٰ مثال سمجھا جاتا ہے۔

خلیفہ دوم: حضرت عمر فاروقؓ (فاروقِ اعظم)

حضرت عمر بن خطابؓ (584ء–644ء) اسلام کے دوسرے خلیفہ تھے، جن کا دورِ خلافت 10 ہجری (634ء) سے 23 ہجری (644ء) تک تقریباً 10 سال جاری رہا۔ آپ کو اسلامی تاریخ کا سب سے کامیاب حکمران تصور کیا جاتا ہے، کیونکہ آپ نے اسلامی ریاست کو بے مثال قوت، عدل اور انتظامی صلاحیتوں سے استوار کیا۔

انتخابِ خلافت

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات سے قبل صحابہ کی مشاورت کے بعد حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد کیا گیا۔ آپ کی شخصیت مضبوط، دیانتدار، انصاف پسند اور غیر معمولی صلاحیتوں کی حامل تھی، جس کے باعث آپ کی قیادت میں اسلامی سلطنت ایک عالمی طاقت بنی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد کی نمایاں خصوصیات

اسلامی فتوحات اور سلطنت کی توسیع

حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی خلافت تیزی سے وسعت پذیر ہوئی، اور دو بڑی سلطنتیں، یعنی ساسانی (فارس) اور رومی (بازنطینی) سلطنتوں کے بڑے علاقے مسلمانوں کے زیرِ نگیں آ گئے۔

(الف) فارس کی فتح

ء: جنگِ قادسیہ میں ساسانی سلطنت کو فیصلہ کن شکست ہوئی (سعد بن ابی وقاصؓ کی قیادت میں)۔

ء: جنگِ نہاوند میں فارس کا مکمل خاتمہ ہو گیا، اور ایران مکمل طور پر اسلامی خلافت کا حصہ بن گیا۔

(ب) رومی سلطنت کے خلاف فتوحات

جنگِ یرموک میں رومی فوج کو زبردست شکست ہوئی (حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں)۔

شام، فلسطین، اور مصر کو اسلامی خلافت میں شامل کر لیا گیا، بیت المقدس (یروشلم) فتح کیا، اور خود وہاں جا کر شہر کی چابیاں وصول کیں۔

بہترین نظامِ حکومت اور اصلاحات

حضرت عمرؓ نے اسلامی خلافت کو ایک منظم اور مضبوط ترین ریاست بنا دیا۔ آپ نے وہ ادارے قائم کیے جو آج بھی دنیا کے بہترین نظامِ حکومت کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں۔

عدلیہ کا قیام

پہلی بار اسلامی ریاست میں قاضی (جج) مقرر کیے جو آزادانہ فیصلے کرتے تھے۔ قاضیوں کو کسی بھی حکومتی دباؤ سے آزاد رکھا گیا۔

بیت المال (سرکاری خزانہ) کا قیام

زکوٰۃ، خراج اور دیگر محصولات کو منظم کیا، یتیموں، بیواؤں اور مستحقین کے لیے وظیفے مقرر کیے۔

فوجی نظام

باقاعدہ فوجی چھاؤنیاں (Garrisons) قائم کیں۔ فوج کو تنخواہیں اور مراعات دی گئیں، تاکہ وہ صرف جہاد پر توجہ دے سکیں۔

پولیس اور خفیہ انٹیلیجنس کا نظام

اسلامی خلافت میں پہلی بار پولیس کا قیام عمل میں آیا۔ خفیہ انٹیلیجنس کا نظام بنایا تاکہ حکمرانوں پر بھی نظر رکھی جا سکے، نئی بستیاں اور شہر آباد کیے، بصرہ، کوفہ اور فسطاط (مصر) جیسے نئے شہر بسائے۔ ان شہروں کو فوجی، تجارتی اور تعلیمی مراکز بنایا گیا۔

تعلیمی اور عدالتی نظام

ریاست کے مختلف علاقوں میں مدارس اور مساجد قائم کیں جہاں دینی و دنیاوی تعلیم دی جاتی تھی۔ علماء و فقہاء کی سرپرستی کی، تاکہ شریعت کے اصولوں کے مطابق حکومت چلائی جا سکے۔

حضرت عمرؓ کی عدل و انصاف کی مثالیں

حضرت عمر فاروقؓ کو "عدلِ فاروقی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کیونکہ آپ کا عدل بے مثال تھا۔ ایک بار ایک یہودی نے شکایت کی کہ گورنر نے اس پر ظلم کیا، حضرت عمرؓ نے گورنر کو بلا کر عام شہری کے ساتھ برابر کھڑا کیا اور مقدمہ چلایا۔ قحط کے دوران فرمایا: "اگر عراق میں کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا، تو اس کا حساب عمر سے لیا جائے گا"۔ حضرت عمرؓ کا لباس، خوراک اور طرزِ زندگی عام شہری جیسا تھا، حالانکہ آپ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے حکمران تھے۔

شہادت

23 ہجری (644ء) میں، ابو لؤلؤ فیروز نامی ایک غلام نے نمازِ فجر کے دوران حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ چند دن بعد آپ نے یکم محرم 24 ہجری (3 نومبر 644ء) کو وفات پائی۔ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت عمرؓ کی خلافت کے اثرات

اسلامی ریاست دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن گئی، عدل و انصاف، مساوات، اور گورننس کے اصول متعارف ہوئے، جنہیں بعد میں یورپی ممالک نے بھی اپنایا۔ ایک منظم حکومت، معاشی استحکام، اور جدید اسلامی تمدن کی بنیاد رکھی گئی. حضرت عمرؓ کا دور اسلامی تاریخ کا سب سے سنہری اور شاندار دور مانا جاتا ہے، اور آپ کو دنیا کے بہترین حکمرانوں میں شمار کیا جاتا ہے.

خلیفہ سوم: حضرت عثمان غنیؓ

حضرت عثمان بن عفانؓ (576ء–656ء) اسلام کے تیسرے خلیفہ تھے۔ آپ کا دورِ خلافت 23 ہجری (644ء) سے 35 ہجری (656ء) تک تقریباً 12 سال پر محیط رہا۔ آپ کو "ذُوالنُّورَین" (دو نوروں والا) کہا جاتا ہے، کیونکہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں (حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ) کے شوہر تھے۔ آپ کو سخاوت، حیا، اور دین کی خدمت میں نمایاں مقام حاصل تھا۔

انتخابِ خلافت

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد ایک شوریٰ تشکیل دی گئی، جس میں حضرت عثمان بن عفانؓ کو اکثریتی رائے سے خلیفہ منتخب کیا گیا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد کی نمایاں خصوصیات

قرآن کریم کی کتابت اور یکساں نسخے کی اشاعت

مختلف علاقوں میں قرآن مجید کے مختلف لہجوں میں قراءت ہو رہی تھی، جس سے اختلافات کا خدشہ تھا۔

حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی، جس نے قرآن کا ایک مستند نسخہ تیار کیا

اس عثمانی مصحف کو مختلف علاقوں میں بھیجا گیا اور باقی تمام غیر مستند نسخے تلف کر دیے گئے

اس عظیم خدمت کے باعث آپ کو "جامع القرآن" کہا جاتا ہے۔

اسلامی فتوحات اور سلطنت کی وسعت

حضرت عثمانؓ کے دور میں اسلامی ریاست مزید وسعت اختیار کر گئی

رومی سلطنت کے خلاف کامیاب مہمات، آرمینیا، آذربائیجان، اور موجودہ ترکی کے بعض علاقے فتح کیے گئے۔

بحریہ (Navy) کی بنیاد رکھی گئی، جس کی مدد سے بحیرہ روم میں جزیرہ قبرص فتح کیا گیا۔

فارس اور شمالی افریقہ کی فتوحات، تونس، مراکش، الجزائر تک اسلام پھیل گیا

تونس، مراکش، الجزائر تک اسلام پھیل گیا، افغانستان، ترکمانستان اور ایران کے مزید علاقے فتح کیے گئے۔

بحری فوج کی تشکیل

حضرت معاویہؓ کی قیادت میں پہلی اسلامی بحری فوج بنائی گئی، مسلمانوں نے رومیوں کو سمندری محاذ پر پہلی بار شکست دی۔

انتظامی اور معاشی اصلاحات

نئے شہروں اور فوجی مراکز کا قیام

مرو، بخارا، سمرقند، اور کابل جیسے شہروں میں اسلامی مراکز قائم کیے گئے۔

تجارت کو فروغ دینے کے لیے نئے راستے بنوائے گئے۔

بیت المال میں اضافہ اور عام رعایا کے لیے سہولیات

حضرت عثمانؓ نے بیت المال سے وظائف مقرر کیے، تاکہ عوام کو معاشی سہولتیں دی جا سکیں۔

زراعت اور معیشت کو فروغ دینے کے لیے نئے کنویں کھدوائے اور نہریں بنوائیں۔

مسجد نبوی کی توسیع

مسجد نبویؐ کو مزید وسیع کیا اور اس میں سنگِ مرمر کا استعمال کیا گیا

دیگر شہروں میں بھی بڑی مساجد تعمیر کروائیں۔

حضرت عثمانؓ کے خلاف سازشیں اور شہادت

بنی امیہ کی گورنری اور اعتراضات

حضرت عثمانؓ نے اپنے رشتے داروں کو گورنر مقرر کیا، جن پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا۔

ان میں سے بعض گورنر عوام کے خلاف سخت رویہ رکھتے تھے، جس کی وجہ سے اختلافات پیدا ہوئے۔

منافقین اور خارجیوں کی بغاوت

عبد اللہ بن سبا نامی یہودی نے اسلام کے خلاف سازش کی اور کئی علاقوں میں فتنہ برپا کیا۔

بصرہ، کوفہ، اور مصر سے لوگ مدینہ آئے اور خلیفہ کے خلاف بغاوت شروع کی۔

مدینہ کا محاصرہ اور شہادت

بلوائیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان سے خلافت چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "میں وہ قمیص نہیں اتاروں گا جو اللہ نے مجھے پہنائی ہے۔"

محاصرے کے دوران، آپ نے روزہ رکھا اور قرآن کی تلاوت میں مشغول رہے۔

ذوالحجہ 35 ہجری (17 جون 656ء) کو بلوائیوں نے قرآن کی تلاوت کے دوران آپ کو شہید کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کو بغیر کفن دفن کیا گیا اور جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

خلیفہ چہارم: حضرت علی المرتضیٰؓ

حضرت علی بن ابی طالبؓ (600ء–661ء) اسلام کے چوتھے خلیفہ تھے، جن کا دور 35 ہجری (656ء) سے 40 ہجری (661ء) تک تقریباً پانچ سال پر محیط رہا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی، داماد، اور اولین اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ آپ کو شجاعت، علم، تقویٰ، اور عدل وانصاف میں نمایاں مقام حاصل تھا، اور اسی وجہ سے آپ کو "مرتضیٰ" (اللہ کے پسندیدہ)، "اسد اللہ" (اللہ کا شیر)، اور "باب العلم" (علم کا دروازہ) کہا جاتا ہے۔

انتخابِ خلافت

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ میں شدید بے چینی اور سیاسی بحران تھا۔ صحابہ کرام نے حضرت علیؓ سے خلافت سنبھالنے کی درخواست کی، لیکن آپ نے پہلے انکار کیا کیونکہ حالات نازک تھے۔ مگر مسلمانوں کے اصرار پر آپ نے خلافت قبول کی۔

حضرت علیؓ کے دور کی نمایاں خصوصیات

داخلی مسائل اور فتنے

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا مسئلہ

حضرت علیؓ نے خلافت سنبھالتے ہی حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو پکڑنے کا ارادہ کیا، مگر حالات سازگار نہ تھے۔

قاتلین کو فوری سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا، لیکن بغاوت کے خطرے کے باعث حضرت علیؓ نے مناسب وقت کا انتظار کیا۔

اس معاملے پر اختلافات شدت اختیار کر گئے اور کئی فتنوں نے جنم لیا۔

مرکزِ خلافت کی منتقلی

مدینہ میں کشیدگی کی وجہ سے حضرت علیؓ نے خلافت کا دارالحکومت کوفہ منتقل کیا، تاکہ وہاں سے بہتر حکومتی انتظام چلایا جا سکے۔

بڑی جنگیں اور آزمائشیں

(الف) جنگ جمل (36 ہجری / 656ء)

حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ، اور حضرت زبیرؓ نے بصرہ میں لشکر تیار کیا اور حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

حضرت علیؓ نے مذاکرات کی کوشش کی، مگر منافقین نے فریقین میں غلط فہمیاں پیدا کر کے جنگ شروع کروا دی۔

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اس جنگ میں شہید ہو گئے، جبکہ حضرت عائشہؓ کو عزت و احترام کے ساتھ مدینہ واپس بھیج دیا گیا۔

(ب) جنگ صفین (37 ہجری / 657ء)

شام کے گورنر حضرت معاویہؓ نے بھی حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا اور حضرت علیؓ کی بیعت نہ کی۔

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے لشکر دریائے فرات کے قریب صفین میں آمنے سامنے آ گئے۔

جنگ تقریباً 110 دن جاری رہی، مگر جب حضرت علیؓ کی فوج جیتنے لگی، تو حضرت معاویہؓ کے لشکر نے قرآن نیزوں پر بلند کر کے ثالثی کی درخواست کی۔

ثالثی میں دھوکہ دیا گیا اور حضرت علیؓ کی خلافت مزید کمزور کر دی گئی۔

(ج) جنگ نہروان (38 ہجری / 658ء)

ثالثی کے بعد خارجیوں (ایک شدت پسند گروہ) نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کر دی۔

حضرت علیؓ نے نہروان کے مقام پر ان کا خاتمہ کر دیا، مگر کچھ خارجی بچ نکلے، جنہوں نے بعد میں آپ کے خلاف سازشیں کیں۔

عدل و انصاف اور حکومتی اصلاحات

سادگی اور مساوات

حضرت علیؓ نے بیت المال کو سب کے لیے برابر کر دیا اور کسی کو خصوصی رعایت نہ دی۔

حکومتی معاملات میں شورائیت اور انصاف کو برقرار رکھا۔

گورنروں کی معزولی

کئی گورنر جو بدعنوانی میں ملوث تھے، انہیں برطرف کیا، جس سے کچھ ناراض ہو گئے۔

علم وفقہ کی ترویج

حضرت علیؓ علم و حکمت کے ماہر تھے، اور ان کے اقوال اور فیصلے فقہ، عدل، اور اسلامی قانون کا حصہ بنے۔

حضرت علیؓ کی شہادت

ہجری (661ء) میں خارجیوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ، اور حضرت عمرو بن العاصؓ کو قتل کر دیا جائے۔

ابن ملجم نامی خارجی نے حضرت علیؓ پر نمازِ فجر کے دوران قاتلانہ حملہ کیا۔

زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے 21 رمضان المبارک 40 ہجری کو حضرت علیؓ کی شہادت ہوئی۔

آپ کو کوفہ کے قریب نجف میں دفن کیا گیا۔

اثرات:

خلافتِ راشدہ کا اختتام ہوا، اور اموی خلافت کا آغاز ہوا، اسلامی تاریخ میں داخلی اختلافات مزید بڑھ گئے۔

حضرت علیؓ کے عدل، شجاعت، اور علم کے اثرات آج تک قائم ہیں۔

حضرت علیؓ کی علمی اور روحانی میراث

نبی کریمؐ نے فرمایا: "میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں"۔

فقہ، تفسیر، اور حدیث میں آپ کے فیصلے آج بھی اسلامی قانون کا حصہ ہیں۔

تصوف میں آپ کو تمام سلاسل (مثلاً قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) کا روحانی پیشوا مانا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کا دور خلافت بہت زیادہ مشکلات، جنگوں، اور داخلی فتنوں میں گھرا رہا، لیکن اس کے باوجود آپ نے عدل، مساوات، اور اسلامی اصولوں کو برقرار رکھا۔ آپ کی شجاعت، علم، اور دیانت کی مثالیں آج بھی دی جاتی ہیں، اور آپ کو اسلام کا عظیم ترین ہیرو اور مثالی حکمران سمجھا جاتا ہے۔

خلاصہ بحث

خلافتِ راشدہ کا دور اسلامی تاریخ میں عدل و انصاف، شوریٰ اور مساوات کی عملی تفسیر کے طور پر نمایاں ہے۔ اس زمانے میں خلفائے راشدین نے قرآن و سنت کی بنیاد پر حکومت کی، جس کے نتیجے میں عوامی فلاح و بہبود، دولت کی منصفانہ تقسیم اور ایک مضبوط اجتماعی نظام قائم ہوا۔ داخلی و خارجی چیلنجز کے باوجود خلفاء نے اپنی حکمت، بصیرت اور دینی اصولوں کی روشنی میں مسائل کا حل نکالا۔ اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ خلافتِ راشدہ محض ایک سیاسی نظام نہیں بلکہ ایک جامع فکری و عملی ماڈل تھا جو آج بھی امت کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ موجودہ دور میں جہاں حکمرانی اور انصاف کے مسائل پیچیدہ صورت اختیار کر چکے ہیں، خلافتِ راشدہ کے اصولوں کو اپنانا بہترین متبادل ثابت ہو سکتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. موجودہ اسلامی معاشروں میں شوریٰ اور اجتماعی مشاورت کے اصول کو بحال کیا جائے۔
2. حکمرانوں کے لیے احتساب اور جواب دہی کے سخت نظام متعارف کرائے جائیں۔
3. عوامی بہبود اور سماجی انصاف کے منصوبے خلافتِ راشدہ کے نمونے پر مرتب کیے جائیں۔
4. دینی اور عصری تعلیم میں خلافتِ راشدہ کے اصول و اقدار کو شامل کیا جائے۔

5. اسلامی ممالک کے اداروں کو چاہیے کہ خلافتِ راشدہ کے دور سے عملی رہنمائی لے کر جدید گورننس ماڈلز تشکیل دیں۔

مصادر و مراجع

* امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، (بیروت: دار طوق النجاۃ، 2002ء)۔
* امام مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 2006ء)۔
* امام ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (بیروت: دار الفکر، 2009ء)۔
* الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1997ء)۔
* ابن کثیر، عماد الدین، البدایہ والنہایہ، (بیروت: دار الفکر، 1998ء)۔
* شبلی نعمانی، الفاروق، (لاہور: مجلس ترقی ادب، 2004ء)۔
* مودودی، سید ابو الاعلیٰ، خلافت و ملوکیت، (لاہور: ترجمان القرآن پبلیکیشنز، 2012ء)۔
* الصلابی، علی محمد، سیرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ، (دمشق: دار ابن کثیر، 2001ء)۔
* الصلابی، علی محمد، سیرت سیدنا عمر فاروقؓ، (دمشق: دار ابن کثیر، 2002ء)۔
* الصلابی، علی محمد، سیرت سیدنا عثمان غنیؓ، (دمشق: دار ابن کثیر، 2003ء)۔
* الصلابی، علی محمد، سیرت سیدنا علی المرتضیٰؓ، (دمشق: دار ابن کثیر، 2004ء)۔
* سیوطی، جلال الدین، تاریخ الخلفاء، (قاہرہ: دار الکتب العربیہ، 1994ء)۔
* غازی، محمود احمد، نظام خلافتِ راشدہ: خصوصیات و امتیازات، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2005ء)۔
* واٹ، ولیم مونٹگمری، اسلامی سیاسی فکر: خلافت راشدہ کا دور، (ایڈنبرا: ایڈنبرا یونیورسٹی پریس، 1968ء)۔
* ڈاکٹر فضل الٰہی، زکوٰۃ: ایک مطالعہ، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2010ء)۔